اسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت علامہ الحاج المفتی

فیضِ ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپور

کتب خانہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ

داتا دربار مارکیٹ لاہور پاکستان

0313-8222336

0321-4716086

اسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

امابعد!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت سیدہ بی بی مریم علیہا السلام کے بطن مبارک سے محض اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت سے بغیر باپ پیدا ہوئے پھر بنی اسرائیل کی طرف نبی بن کر مبعوث ہوئے۔ یہود نے ان سے بغض و عداوت کا معاملہ کیا اور ان کو نبی ماننے سے انکار کر دیا۔ آخر کار جب ایک موقع پر یہود نے ان کے قتل کی مذموم کوشش کی تو بحکم خداوندی فرشتے ان کو اٹھا کر زندہ سلامت آسمان پر لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو طویل عمر عطا فرما دی۔ قرب قیامت میں جب دجال کا ظہور ہوگا اور وہ دنیا میں فتنہ وفساد پھیلائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ قیامت کی ایک بڑی علامت کے طور پر نازل ہونگے اور دجال کو قتل کریں گے۔ دنیا میں آپ کا نزول ایک عادل کی حیثیت سے ہوگا اور اس امت میں آپ حضور ﷺ کے خلیفہ ہوں گے اور قرآن وحدیث (اسلامی شریعت) پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلائیں گے۔ ان کے زمانہ میں (جو اس امت کا آخری دور ہوگا) اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، اس لئے جہاد کا حکم موقوف ہو جائے گا، نہ خراج وصول کیا جائے گا اور نہ جزیہ، مال وزر اتنا عام ہوگا کہ

کوئی دوسرے سے قبول نہیں کرے گا۔ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح بھی فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی پھر حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھ کر حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن کر دیں گے۔ یہ تمام امور احادیث صحیحہ متواترہ میں پوری وضاحت کیساتھ بیان کئے گئے ہیں جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے۔

اہل اسلام کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور سچے رسول تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی الہامی کتاب ''توریت'' ان پر نازل فرمائی۔ یہود نے ان کے قتل کی ناپاک کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بجسد عنصری آسمان پر زندہ اٹھا لیا اب وہاں بقید حیات موجود ہیں اور قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر طبعی موت وفات پا کر حضرت نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک میں مدفون ہونگے۔

حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن کریم نے بہت واضح طریقہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اُٹھائے جانے کو بیان کیا ہے:

وَمَکَرُوا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِینَ۔ (آل عمران: ۵۴) اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا

صَلَبُوْہ وَلٰکِن شُبِّہَ لَھُمْ وَاِنَّ الَّذِینَ اخْتَلَفُوا فِیه لَفِی شَكٍّ مِّنهُ مَا لَھُم بِه مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوہ یَقِیناً ۔ بَل رَّفَعَه اللّٰه اِلَیه وَکَانَ اللّٰه عَزِیزًا حَکِیمًا۔ (نساء:۱۵۸)

اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اُس کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

احادیث مبارکہ

صحیح احادیث مبارکہ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اُٹھائے جانے اور قربِ قیامت میں دوبارہ تشریف لانے کو بارہا بیان کیا گیا ہے۔

وعن الحسن البصری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ۔

(درمنثور ج۲)

ترجمہ:۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے یہود کو فرمایا بے شک عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے اور بے شک وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آنے والے ہیں۔

الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء ۔

(صحیح مسلم جلد۱، طبری ج۳)

ترجمہ:۔ کیا تم نہیں جانتے یہ کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے، نہیں مرے گا اور بیشک

عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آنے والی ہے یا آئے گی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے تو مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائے تو وہ عرض کریں گے نہیں تم لوگ خود ایک دوسرے کے امیر ہو اور اللہ کی جانب سے یہ اس امت کا اکرام ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت نواس بن سمعان کہتے ہیں کہ (دجال کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے) اسی دوران اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجیں گے وہ زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس دو فرشتوں کے بازوں کو تھامے ہوئے دمشق کے مشرقی حصہ میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے جب وہ سر جھکائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے دکھائی پڑیں گے لد کے دروازے پر دجال کو پکڑ کر قتل کریں گے۔ (مسلم)

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (دجال کا قصہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ اس وقت اچانک حضرت عیسیٰ مسلمانوں کے پاس پہنچیں گے نماز کھڑی ہو رہی ہوگی ان سے کہا جائے گا کہ اے روح اللہ آگے بڑھئے۔ وہ کہیں گے تمہارا امام ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائے گا۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگ دجال کے مقابلے کے لئے نکلیں گے دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ایسا گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ شجر و حجر آواز لگائیں گے کہ اے روح اللہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، چنانچہ وہ دجال کے چیلوں میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ (مسند احمد)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا

اِس کی تفصیل احادیث مبارکہ میں ہے کہ **إذ بعث اللہ المسیح ابن مریم، فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق**

آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نُزول فرمائیں گے۔

(صحیح مسلم "، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال)

صبح کا وقت ہوگا، نمازِ فجر کے لیے اِقامت ہوچکی ہوگی، حضرت امام مَہدی کو کہ اُس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے۔

○قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يجد ريح نفسه يعني أحداً إلا مات، وريح نفسه منتهى بصره، قال :فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله'. (سنن الترمذی"، کتاب الفتن، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لعین دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا، جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور اُن کی سانس کی خوشبو حدِّ بصر تک پہنچے گی، وہ بھاگے گا، یہ تعاقب فرمائیں گے اور اُس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے، اُس سے وہ جہنم واصل ہوگا۔

فرمایا:**ويفيض المال حتى لا يقبله أحد۔**

(صحیح البخاری"، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیهما السلام)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی، یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو مال دے گا تو وہ قبول نہ کریگا۔

،نیز اُس زمانہ میں عداوت وبغض وحسد آپس میں بالکل نہ ہوگا۔

☆وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : وتقع الآمنة على أهل الأرض حتى ترعى الأسود مع الإبل و النمور مع البقر والذئاب مع الغنم ويلعب الصبيان مع الحيات لاتضرهم، فيمكث أربعين سنة ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون۔ (المستدرک "للحاکم، باب ہبوط عیسیٰ علیہ السلام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جب دنیا پہ نزول ہوگا تو بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے☆ چالیس برس تک اِقامت فرمائیں گے۔

☆ نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی، بعدِ وفات روضہ انور میں دفن ہونگے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ وقت ضرور آئے گا جب تم میں اے امت محمد یہ ابن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوکر صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی ختم کریں گے خنزیر کو قتل کر کے جنگ کا خاتمہ کریں گے اور مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگ ایسے دین دار ہوجائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے فقیر کی تصنیف قیامت کی نشانیاں اویسی غفرلہٗ)

حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اکابرینِ اُمت کی نظر میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع

جس عقیدے پر خدا تعالیٰ کا عہد ہو، جس عقیدے کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام قائل ہوں اور جس عقیدہ کو نبی کریم ﷺ نے متواتر احادیث میں ارشاد فرمایا ہو، ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا عقیدہ اس کے خلاف نہیں ہوسکتا، یہاں چند حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذہب نقل کیا جاتا ہے۔

حضرات ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما

نبی کریم ﷺ کی رحلت کا سانحہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لئے جس قدر صبر

آزماتھا، اس کا اندازہ ہم لوگ نہیں کر سکتے۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم میں بعض کھڑے کے کھڑے رہ گئے وہ بیٹھ نہیں سکے بعض جو بیٹھے تھے ان میں اٹھنے کی سکت نہیں تھی۔ بعض کی گویائی جواب دے گئی بعض از خود رفتہ ہو گئے ادھر منافقوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ اگر آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہوتے تو آپ ﷺ کی وفات کیوں ہوتی، آپ ﷺ کی وفات کی خبر سن کر اسی ربودگی و بے قراری کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا:

من قال ان محمدا مات فقتلته بسيفي هذا وانما رفع الى السماء كما رفع عيسىٰ بن مريم عليه السلام (الملل والنحل لابن حزم ج)

ترجمہ:- جو شخص یہ کہے گا کہ محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں اسے اپنی تلوار سے قتل کر دوں گا۔ آپ ﷺ تو اسی طرح آسمان پر اٹھائے گئے ہیں جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھالیے گئے۔

اس موقع پر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وصال نبوی کو تشبیہ دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کیساتھ اور تشبیہ اسی چیز کیساتھ دی جایا کرتی ہے جو مشہور و مسلم ہو چونکہ یہ واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک بالاتفاق معروف و مسلم تھا۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مشبہ بہ کے طور پر پیش کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

يقتله الله تعالىٰ بالشام على عقبه يقال لها: عقبة افيق لثلاث ساعات يمضين من النهار على يدى عيسى بن مريم

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال کو قتل کرے گا،

ملک شام میں تین گھڑی دن چڑھے، ایک گھاٹی پر، جس کو افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے۔ (کنز العمال ج۱۴)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب ما جاء فی قتل عیسی بن مریم الدجال میں حضرت مجمع بن جاریہؓ کی یہ حدیث نقل کی ہے:

سَمِعْتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يقتل ابن مريم الدجال بباب لد

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کریں گے۔ اس موضوع کی حدیث مزید پندرہ صحابہ سے بھی مروی ہے۔

حضرات تابعین کا حیات ونزول عیسی علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ہم حضرات تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے دور کو لیتے ہیں جو حضرات صحابہ کرام اور بعد کی امت کے درمیان واسطہ ہیں اور جنہوں نے علوم نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات امت تک منتقل کئے ہیں۔ حضرات تابعین رحمۃ اللہ علیہ میں ایک شخص کا بھی نام نہیں ملتا جو حضرت عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کا منکر ہو۔ اس کے برعکس ان حضرات تابعین کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفعِ آسمانی، ان کی حیات اور قربِ قیامت میں ان کے دوبارہ تشریف لانے کا عقیدہ منقول ہے۔ یہاں چندا کابر تابعین کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹ھ) جن کی شہرہ آفاق شخصیت کسی تعارف کی محتاج

نہیں۔تفسیر درمنثور ج ص میں ان کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

ان الله رفع اليه عيسى وهو باعثه قبل يوم القيامة مقاما يؤمن به البر والفاجر۔

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ بھیجیں گے۔تب ان پر تمام نیک وبد ایمان لائیں گے۔

(ابن کثیر ج ۱۔درمنثور ۲،ایضاً ابن کثیر ج ۱)

حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا حیات ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ

حضرات تابعین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اُمت اسلامیہ کے سب سے بڑے مقتدا ائمہ اربعہ،امام ابوحنیفہ،امام مالک،امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ ہیں۔چنانچہ بعد کی پوری امت ان کی جلالت قدر پر متفق ہے۔یہ حضرات بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کا عقیدہ رکھتے تھے۔ان حضرات کا صرف ایک ایک قول ذکر کرتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

الامام الاعظم ابو حنيفه نعمان بن ثابت الكوفي رحمه الله (م۱۵۰ھ) فقه اكبر ميں فرماتے هيں:

وخروج الدجال ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام من السماء وسائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الأخبار الصحيحة حق كائن۔ والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم۔ (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص مطبوعہ مجتبائی)

ترجمہ: دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع

ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دیگر علامات قیامت' جیسا کہ احادیث صحیحہ ان میں وارد ہوئی ہیں سب حق ہیں،ضرور ہونگی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

امام دارالھجرۃ مالک بن انس الاصحی العتبیہ میں فرماتے ہیں:

قال مالك بين الناس قيام يستمعون لاقامة الصلوة فتغشاهم غمامة فاذا عيسىٰ قد نزل: (شرح مسلم للابی ص ج ۱)

ترجمہ:- دریں اثنا کہ لوگ کھڑے نماز کی اقامت سن رہے ہوں گے اتنے میں ان کو ایک بدلی ڈھانک لے گی،کیا دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی (م۱۴۲ھ) کی کتاب مسند چھ ضخیم جلدوں میں اُمت کے سامنے موجود ہے' جس میں بہت سی جگہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درج ہے۔حوالہ کے لئے مندرجہ ذیل صفحات کی مراجعت کی جائے۔

جلد اول: جلد دوم: ،،،،جلد سوم: ،،،،۔جلد چہارم،،،،۔جلد پنجم: ،،،۔جلد ششم۔۱

ایک اعتراض

قادیانی قرآنی آیت يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پ3،ال عمران 55)

اے عیسیٰ میں تمہیں وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور کافروں سے تمہیں پاک کرنیوالا ہوں۔

اعتراض کرتے ہیں کہ اگر اس آیت میں مکانی بلندی مراد ہے تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کسی جگہ یعنی آسمانوں میں رہتا ہو کیونکہ فرمایا گیا ہے رَافِعُکَ اِلَیَّ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں خدا کی طرف کونسی ہے؟

جواب۔ یہاں اللہ کی طرف اٹھانے سے مراد آسمان کی طرف اٹھانا ہے کیونکہ اگر چہ زمین و آسمان ہر چیز خدا تعالیٰ ہی کی ہے لیکن آسمان خصوصیت سے تجلی گاہ الٰہی ہے کہ نہ وہاں کسی کی ظاہری بادشاہت ہے نہ کفر و شرک و گناہ لہذا آسمان پر جانا گویا خدا کے پاس جانا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا : ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ (پ، الملک) یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا :اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ) میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ مجھے ہدایت کریگا (پ، الصّٰفّٰت) حالانکہ آپ شام کے ملک میں جا رہے تھے مگر چونکہ شام آپ کا عبادت گاہ تھا۔ اس لئے وہاں جانا رب کے پاس جانا قرار دیا گیا۔ اسی لئے مسجدوں کو اللہ کا گھر کہا جاتا ہے خدا وہاں رہتا نہیں مگر چونکہ وہاں کسی کا کام نہیں ہوتا اور نہ مسجد کسی انسان کی ملک ہے۔ لہٰذا وہ خدا کا گھر ہے۔

اعتراض: اس آیت میں فرمایا گیا: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ میں تمہیں وفات دوں گا اور اٹھاؤں گا۔ یہاں وفات کا ذکر پہلے ہے اور اٹھانے کا ذکر بعد میں معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت کے بعد اٹھایا گیا نہ کہ موت سے پہلے۔ (قادیانی)

جواب:۔ اگر یہاں وفات کے معنی موت مان لئے جائیں تو بھی واؤ کیلئے ترتیب لازم نہیں بہت جگہ ترتیب کے خلاف ہوتا ہے۔ لہٰذا یہاں معنی یہ ہوئے کہ میں پہلے تمہیں اٹھاؤں گا پھر موت دوں گا جیسا کہ ان آیتوں میں ہے۔

(1) وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ

اے مریم تم سجدہ کرو اور رکوع کرو۔ (پ3، ال عمران 43)

(2) خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے تھے۔ (پ1، البقرۃ 21)

(3) نَمُوْتُ وَ نَحْیَا

ہم مریں گے اور جئیں گے (پ25، الجاثیۃ 24)

(4) خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی

اللہ نے پیدا کیا زمین کو اور اونچے آسمانوں کو۔ (پ16، طٰہٰ 4)

(5) خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ

اس اللہ نے پیدا کیا موت اور زندگی کو۔ (پ29، الملک 2)

(6) وَ لَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ

اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور ان پیغمبروں کی طرف جو تم سے پہلے تھے۔ (پ24، الزمر 65)

ان تمام آیات میں واؤ ترتیب کے خلاف ہے۔ ایسے ہی اس آیت میں ہے اور اگر واؤ یہاں ترتیب بتائے تب مُتَوَفِّیْکَ میں جو وفات یا توفّی مذکور ہے۔ اس سے موت مراد نہیں سلانا یا پورا لینا مراد ہے قرآن شریف میں یہ لفظ دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے تو معنی یہ ہوئے کہ اے عیسی میں تمہیں سلا کر اپنی طرف اٹھاؤں گا یا میں تمہیں پورا پورا جسم مع روح اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی یہاں وَفّٰی کے معنی ہیں پورا کیا۔ فرماتا ہے: یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ (پ27، النجم 37) یہاں وفات کے معنی سلانا ہیں یعنی رب تعالیٰ تم کو رات میں سلا دیتا ہے، وہی معنی یہاں مراد ہیں۔

مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

اسلامی عقیدے کے مطابق نبی کریم ﷺ سے قبل کم و بیش سوا لاکھ انبیاء کرام علیہم السلام دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ اسلام میں ان تمام پر ایمان اور انکی تعظیم و تکریم ضروری ہے اور کسی بھی نبی کی شان میں ادنیٰ توہین بھی انسان کو کفر کی اتھاہ گہرائیوں میں پٹخ دیتی

ہے۔لیکن مرزا قادیانی نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وہ زبان استعمال کی کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔آپ بھی دل تھام کر مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیے:

خدا نے اس وقت میں مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔(خزائن ج 22 ص152)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔(خزائن ج 11 ص290)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔(خزائن ج 11 ص291)

عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔

(خزائن ج11 ص291)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بغیر باپ اور حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی کا انکار

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلیل القدر صاحب شریعت پیغمبر ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت کی زندگی معجزات سے پُر ہے ایسے ہی آپ کی ولادت بھی معجزہ ہے۔ کیونکہ آپ بن باپ پیدا ہوئے جس کا تفصیلی ذکر سورۃ مریم میں ہے۔جبکہ مرزا قادیانی نے نا صرف آپ کی ولادت بن باپ کا انکار کیا ہے بلکہ آپ کی ولادت کا بڑے گستاخانہ طریقہ سے استہزاء کیا ہے اور ایسے ہی آپ کی والدہ ماجدہ جناب مریم صدیقہ مطہرہ علیہا السلام کی پاکدامنی کا انکار کرتے ہوئے یہودیوں کے بھی کان کترے ہیں۔

قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم علیہا السلام کے یوسف نجار نامی شخص سے تعلقات تھے۔جس کے نتیجے میں حضرت مریم علیہا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام کا حمل ہوا۔ پھر بدنامی سے بچنے کے لیے حضرت مریم کا یوسف نجار سے نکاح کروا دیا گیا۔

مرزا قادیانی، حضرت مریم کا یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح پھرنے کے متعلق لکھتا ہے کہ

حضرت مریم کا اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔(خزائن ج 14 ص300)

جب چھ سات ماہ کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کا بیٹا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔(خزائن ج 20 ص355)

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگوں کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔(خزائن ج19 ص18)

اور قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت مریم اور یوسف نجار کے نکاح سے مزید اولاد بھی پیدا ہوئی ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔(خزائن ج 19 ص18)

وہ مسیح ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے، تولد پا کر مدت تک بھوک، پیاس، درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔

(خزائن ج 1 ص441,442)

جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں......تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی، بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔(خزائن ج 20 ص356)

مسیح علیہ السلام کا معجزہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔(خزائن ج3 ص254)

مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے، جو مسیح کی ولادت سے قبل بھی مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار تمام مجذوم، مفلوج، مبروص

وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ (خزائن ج3 ص263)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

اسی تالاب نے فیصلہ دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھوں میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (خزائن ج 11 ص291)

استغفر اللہ......

قادیانیوں کو چیلنج

مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہمارا قادیانیوں ر مرزائیوں کو خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ غیر جانبدار ہو کر غور کریں کہ مرزا قادیانی کو نبی ماننے والے اور اس کو جھوٹا ماننے والے کیا دونوں مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ مسلمان ہونے کے لئے تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ دونوں میں صرف ایک مسلمان ہے دوسرا نہیں۔ لہٰذا اب مسلمان ہونے کا مدارِ فیصلہ اس بات پر ہوا کہ آیا مرزا قادیانی نبی ہے یا نہیں؟ کیونکہ قادیانیوں میں اور ہم میں صرف یہی ایک جھگڑا ہے۔

ہماری قادیانیوں کو دعوت خیر ہے کہ اگر وہ خود مرزا قادیانی کی کتابوں روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات کو غور سے اور غیر جانبدار ہو کر پڑھیں اور ان کا موازنہ رسول پاک ﷺ کی حیات طیبہ اور احادیث نبویہ سے کریں گے تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ مرزا قادیانی کی باتیں تضادات، کفر، جھوٹ، مکاری، دغابازی اور دجل و فریب سے بھری ہوئی ہیں۔ مرزا قادیانی کے کردار اور شخصیت کو پرکھیں۔ اس کی اپنی کتب اُور اس کے صاحبزادگان کی کتب اور اس کے اصحاب کی کتب کے مطالعہ سے آپ کو بہت کچھ نظر آئے گا لیکن وہ کتابیں نہیں جو جماعت احمدیہ آپ کو پڑھانا چاہتی

ہے بلکہ وہ کتابیں پڑھیں جو جماعت احمدیہ غلطی سے شائع کر چکی ہے اور اب اس کو چھپائے پھر رہے ہیں مثلاً سیرت المہدی، کلمۃ الفصل وغیرہ۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ان کتابوں کو غیر جانبداری سے پڑھ کر آج تک ایک بھی شخص قادیانی نہیں ہوا ہاں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ ان کتابوں کو پڑھ کر قادیانیوں کی آنکھیں کھل گئیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قادیانی بتائیں کہ آپ کو آخر کس چیز کی مجبوری ہے کہ ایک جھوٹے شخص کے پیچھے لگ کر اپنوں سے کٹ گئے ہو۔ اللہ رب العزت کو راضی کرنے کی بجائے جماعت احمدیہ کے عہدیداروں اور ایک خاندان کی رضا اور خواہش کو ماننے پر مجبور ہو۔ اس خاندان نے خدا کے نام پر تمہارا ایمان، خاندان، اولاد، عزت و آبرو، وقت، مال، جائیداد غرضیکہ ہر چیز پر قبضہ کر کے تمہیں مزارعوں کی حیثیت دی ہے۔ تم سے زکوٰۃ کی بجائے ہر قسم کے ذاتی، جماعتی، سماجی اور نفسیاتی حربے استعمال کر کے بیسیوں چندے وصول کئے جاتے ہیں اور یہ خاندان خود چندوں سے مستثنیٰ ہے۔ اپنے ایمان سے کہو جتنی بیعتوں کے دعوے ہر سال کئے جاتے ہیں اس کا ہزارواں حصہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا؟ جھوٹی قسموں، جھوٹی پیشگوئیوں اور مال وزر کی خواہش والے انگریز کے اس خودکاشتہ خاندان سے اپنی جان چھڑاؤ اور اپنی اور اپنے خاندان کی عاقبت خراب ہونے سے بچاؤ۔

ہماری قادیانیوں سے اپیل ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اصل اور ہمیشہ کی زندگی آخرت کی ہے۔ اس کی فکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے عقائد سے بریت کا اعلان کرتے ہوئے دائرہ اسلام مین داخل ہو جائیں اور حضرت محمد ﷺ کی اصلی غلامی میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو مصنوعی عزت کے بدلے اصل عزت سے نوازے گا کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ آپ کے خوف کو امن اور آزادی میں بدل دے گا اور روز قیامت حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے آپ کا حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے

پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے اور ہم سب اہل ایمان کو عقائد حقہ پر زندگی گذارنے کی توفیق عطاء فرمائے ...... آمین ' بحرمت سیدالانبیاء والمرسلین صلیٰ اللہ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

فقط مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابی الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ